از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 7مارچ، 1995

پی پی کے گوپالان نمبیار
بنام
پی پی کے بالا کرشنن نمبیار و دیگراں

[کے رامسوامی اور بی ایل ہنسریا، جسٹس صاحبان]

وصیت۔ پیش کنندہ کو ثابت کرنے کی ذمہ واری۔وصیت کی مشکوک خصوصیات۔ حقیقی اور معقول ہونا چاہیے۔ تقسیم کے مقدمے میں پیش کنندہ مدعا علیہ کے ذریعہ تصدیق شدہ وصیت۔ وصیت کی نااہلی کے حوالے سے مدعی کی طرف سے کوئی استدعا نہیں۔ وصیت کی درستگی پر شک کرنے کا کوئی ثبوت نہیں۔حالات کے تناظر میں وصیت درست ثابت ہوگی۔

تقسیم کے مقدمے میں، اپیل کنندہ مدعا علیہ نے اپنی ماں کی طرف سے ایک تصدیق شدہ وصیت پیش کی جس کے تحت وصیت کنندہ کی پوری جائیداد اپیل کنندہ کو دے دی گئی۔ٹرائل کورٹ نے مقدمے کو خارج کر دیا اور وصیت کی صداقت کو اس بنیاد پر خارج کر دیا کہ عام طور پر ووصی اپنی بیٹیوں کو وراثت سے محروم نہیں کرتا اور وصیت کی مشکوک خصوصیات کو اپیل کنندہ اور وصیت کے تصدیق کنندہ کے ثبوت سے نہیں ہٹایا گیا۔اپیلٹ عدالت نے وصیت کی صداقت کو قبول کرتے ہوئے کہا کہ وصیت پر رجسٹرار کی توثیق سے یہ ظاہر ہوگا کہ ووصی اپنی آزاد مرضی سے وصیت پر عمل درآمد کرتا ہے اور گواہی دینے کی ذہنی حالت میں تھا۔ نتیجتاً، اس نے حکم دیا کہ وصیت کے تحت آنے والی جائیدادوں کو تقسیم کی ڈگری سے خارج کر دیا جائے۔ دوسری اپیل پر عدالت عالیہ نے اپیلٹ کورٹ کی ڈگری کو الٹ دیا اور ٹرائل کورٹ کی ڈگری کی تصدیق کی۔اپیل کنندہ نے اس عدالت کے سامنے اپیل کو ترجیح دی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

اپیل کی اجازت دینا اور عدالت عالیہ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار پایا گیا کہ: 1. وصیت کے پیش کار کا فرض ہے کہ وہ وصیت کو ثابت کرے اور تمام مشتبہ خصوصیات کو دور کرے۔ لیکن اس میں حقیقی، معقول اور درست مشکوک خصوصیات ہونی چاہئیں نہ کہ شک کرنے والے دماغ کی خیالی۔

2. اس معاملے میں جب اپیل کنندہ نے اپنے جواب دعویٰ میں وصیت پیش کی تھی، تو کسی بھی چیز نے مدعاعلیہ یا مقابلہ کرنے والے مدعاعلیہان میں سے کسی کو بھی مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر 8 قاعدہ 9 کے تحت عدالت کی اجازت کے ساتھ جواب دائر کرنے سے نہیں روکا جس میں اپیل کنندہ کی طرف سے پیش کردہ وصیت کی نااہلی کی استدعا کی گئی ہو۔ استدعاوں میں کچھ نہیں کہا گیا۔ یہاں تک کہ ثبوت میں جب اپیل کنندہ اور وصیت کے تصدیق کنندہ کی جانچ پڑتال کی گئی تھی، اس مبینہ دباؤ کے حوالے سے کچھ نہیں کہا گیا تھا جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ نے وصیت پر عمل درآمد کے لیے لایا تھا۔ پہلے مدعاعلیہ کے ذریعے جرح میں، وصیت کی صداقت پر شک کرنے کی کوئی کوشش بھی نہیں کی گئی۔ ان حالات میں ضلع منسیف کے ذہن میں جو شکوک و شبہات پیدا ہوئے وہ بے بنیاد ہے۔ ماتحت جج نے تمام حالات پر صحیح طور پر غور کیا اور وصیت کو برقرار رکھا۔ عدالت عالیہ نے شواہد کی جانچ پڑتال کیے بغیر ماتحت کی طرف سے درج کردہ حقیقت کے نتائج کو پریشان کر دیا ہے۔ اس طرح وصیت کے تحت آنے والی خصوصیات کو تقسیم سے خارج کر دیا جاتا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1368، سال 1978۔

ایس اے نمبر 753 اور 977، سال 1975 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے 23.11.77 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے پی ایس پوٹی اور وی بی سہاریہ۔

جواب دہندگان کے لیے اے ایس نمبیار اور پی کے منوہر۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اپیل کنندہ پہلا مدعا علیہ ہے جو ضلع منسیف، پائیولی کی عدالت کی فائل پر مقدمہ او ایس نمبر 68/199 ہے۔ اپیل پر درخواست گزار کی والدہ لکشمی اما کی جانب سے 1.11.55 کی وصیت کے تحت دی گئی جائیداد کی حد تک ڈگری کو برقرار نہیں رکھا گیا اور مذکورہ جائیدادوں کو تقسیم سے باہر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

رکھنے کا حکم دیا گیا۔ دوسری اپیل پر، عدالت عالیہ نے اس جانب سے اپیلٹ عدالت کی ڈگری کو الٹ دیا اور دوسری اپیل نمبر 75/753 اور 75/977 تاریخ 23.11.77 میں ٹرائل کورٹ کی ڈگری کی تصدیق کی۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

مدعاعلیہ کے وکیل سری نمبیار نے دعوی کیا کہ مدعاعلیہ نمبر 2، 4 اور 11 کی میعاد ختم ہو چکی ہے اور ان کے قانونی نمائندوں کو تبدیل نہیں کیا گیا ہے، اپیل ختم ہو گئی ہے۔ ہمیں کوئی قوت نہیں ملتی۔ تسلیم شدہ طور پر، اپنی موت سے پہلے، انہوں نے دوسرے جواب دہندگان کے حق میں تصدیق شدہ بیع نامہ کے ذریعے اپنے اپنے حصص فروخت کر دیے۔ لہذا، آرڈر 22 قاعدہ 10 مجموعہ ضابطہ دیوانی کے عمل کے ذریعے، ان کے متعلقہ مفاد کو جواب دہندگان کی منتقلی کے ذریعے منتقل کیا گیا جو پہلے سے ہی ریکارڈ پر ہیں۔ لہذا، متوفی کے قانونی نمائندے کو ریکارڈ پر لانے یا انہیں قانونی نمائندوں کے طور پر منتقل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

اس اپیل میں جس اصل سوال سے ہمارا تعلق ہے وہ وصیت نمائش B-12 کے جواز کے بارے میں ہے۔ مانا جاتا ہے کہ لکشمی اماں کے پاس دیکھ بھال کے انتظام کے تحت اپنا حصہ تھا، نمائش A-2 مورخہ 17.12.41، جس کے تحت شیڈول-A جائداد انہیں اور دو بیٹوں، یعنی اپیل کنندہ اور ایک کنجپن نمبیار کو دی گئی تھی، جو اپنی ماں لکشمی اماں سے پہلے فوت ہوئے تھے۔ جواب دعویٰ میں، اپیل کنندہ نے خاص طور پر اس کی والدہ، نمائش B-12 کے ذریعہ انجام دی گئی تصدیق شدہ وصیت کی تجویز پیش کی تھی۔ ٹرائل کورٹ نے، جیسا کہ عدالت عالیہ نے نشاندہی کی ہے، کچھ مشکوک خصوصیات دیکھیں۔ پہلا، عام حالات میں ماں اپنی موت پر بیٹیوں کو اپنی جائیداد کے وارث ہونے سے محروم نہیں کرتی؛ اور دوسرا، وصیت، اگرچہ ایک تصدیق شدہ ہے، اس معاملے میں پیدا ہونے والی مشکوک خصوصیات کو مدعاعلیہکے گواہ 1 اور 2 کے ثبوت سے بھی نہیں ہٹایا گیا، یہ وصیت کے تحت بہت زیادہ فائدہ اور دستخط کا کوئی ثبوت نہیں، اور نہ ہی مدعاعلیہکے گواہ 2 کے انگوٹھے کے نشان کا مناسب ثبوت ہے۔

اپیل پر، ماتحت جج نے وصیت کی صداقت کو قبول کرنے کے لیے مختلف وجوہات بیان کی ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ یہ ایک تصدیق شدہ وصیت ہے اور رجسٹرار کی توثیق سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ووصی اپنی ذہنی حالت میں تھا اور اسے اس کی آزاد مرضی سے عمل درآمد کی گئی تھی اور اس وجہ سے، مدعاعلیہکے گواہ-2 کے ثبوت میں تضاد، ایک تصدیق کنندہ وصیت کی صداقت کو خراب نہیں کرتا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہے۔ اپیل پر، فاضل واحد جج نے ثبوت میں جانے کے بغیر، ایک جملے میں کہا ہے کہ وہ ٹرائل کورٹ کی استدلال سے متفق ہے اور اپیلٹ کورٹ کی استدلال سے متفق نہیں ہے۔ ہم فاضل جج کے نقطہ نظر کی تعریف کرنے سے محروم ہیں۔ عدالت عالیہ نے یہ بھی کہا کہ وصیت کے تحت بیٹے کو دی گئی پوری جائیداد خود ہی مشکوک حالات پیدا کرے گی۔ فاضل جج کی استدلال کو قبول کرنا مشکل ہے۔ تسلیم شدہ طور پر، وصیت پر عمل درآمد کیا گیا اور 1.11.55 پر اندراج کیا گیا اور اس کے 8 سال بعد 1963 میں ان کا انتقال ہو گیا۔ جب اپیل کنندہ نے اپنے جواب دعویٰ میں وصیت پیش کی تھی، تو کسی بھی چیز نے مدعاعلیہ یا مقابلہ کرنے والے مدعاعلیہان میں سے کسی کو جواب دہندہ یعنی آرڈر 8 قاعدہ 9 کے تحت عدالت کی اجازت کے ساتھ اضافی جواب دعویٰ دائر کرنے سے نہیں روکا، جس میں اپیل کنندہ کی طرف سے پیش کردہ وصیت کی نااہلی کی استدعا کی گئی تھی۔ استدعاوں میں کچھ نہیں کہا گیا۔ یہاں تک کہثبوت میں بھی جب اپیل کنندہ سے مدعاعلیہ کے گواہ 1 کے طور پر پوچھ گچھ کی گئی تھی اور اس کا تصدیق کنندہ مدعاعلیہ کے گواہ 2 کے طور پر تھا، اس مبینہ دباؤ کے حوالے سے کچھ نہیں کہا گیا تھا جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اپیل کنندہ نے وصیت پر عمل درآمد کے لیے لایا تھا۔ پہلے مدعاعلیہ کی طرف سے کراس جانچ میں، وصیت کی درستگی پر شک کرنے کی بھی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔

ان حالات میں، ڈسٹرکٹ منصف کے ذہن میں جو شبہ پیدا ہوا، وہ کسی بنیاد کے بغیر ہے اور انہوں نے یہ شبہات حقیقت کی بنیاد کے بغیر فرض کر لیے۔ ماتحت جج نے تمام حالات پر صحیح طور پر غور کیا اور وصیت کو برقرار رکھا۔ ہائی کورٹ نے شواہد کا جائزہ لیے بغیر، محض مختلف عدالتی فیصلوں میں بیان کردہ قانونی موقف کو نقل کرتے ہوئے ماتحت جج کے ریکارڈ کردہ حقائق کے فیصلے کو ایک جملے میں رد کر دیا۔ یہ اصولی بات ہے کہ وصیت پیش کرنے والے کا فرض ہے کہ وہ وصیت کو ثابت کرے اور تمام مشتبہ پہلوؤں کو دور کرے۔ مگر مشتبہ پہلو حقیقی، معقول اور ٹھوس ہونے چاہئیں، نہ کہ شک کرنے والے ذہن کی خیالی باتیں۔

اس لیے ہائی کورٹ اور ڈسٹرکٹ منسیف کے فیصلوں کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور ماتحت جج کے فیصلے کی تصدیق ہوتی ہے۔ لہذا، نمائش بی-12 کے تحت شامل خصوصیات کو تقسیم سے خارج کر دیا گیا ہے۔ اس کے مطابق اپیل منظور کی جاتی ہے، کوئی اخراجات نہیں۔

اپیلیں منظور کی گئیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document